تذکروں میں عالم مثال میں ہر سو ہم شکلوں کے ظہور کی روایتیں ملتی ہیں، لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ انتشار پسند اور بے سمت مغربی معاشرہ بھی اس تجربہ کے خلاف ہے تاہم مغرب کے ہم جنس اس کے حق میں ہیں، ان کا کہنا ہے کہ SAMESX کی تخلیق مکرر کی راہ میں یہ تحقیق معاون ثابت ہوگی، نیویارک کے ایک تاجر رنیڈولف وکرنے تو کلون رائٹس یونائیٹیڈ فرنٹ نامی ایک محاذ بھی قائم کیا ہے، انکا کہنا ہے کہ " عوام کو تخلیق مکرر (REPRODUCTION) کا حق ہے، ہم اسی حق کا دفاع کریں گے، اگر کسی شخص کو اپنے مماثل اور بعینہ اسی شکل کے انسان کی خواہش ہے تو اس کو پیدا ہونے کا حق ملنا چاہیئے "۔

فلکیات میں یہ تازہ انکشاف بھی سائنسی خبروں میں نمایاں رہا ہے جسے " آسمانی فنگر پرنٹ " کا نام دیا گیا ہے۔ عرصہ سے انسان کے ذہن میں آسمانوں سے پرے کال کوٹھریوں (بلیک ہول) کا تصور موجود ہے، اب ان کا وجود ایک حقیقت بن چکا ہے گو ان کی کنہ وحقیقت اب بھی مبہم ہے تاہم کیفیت مجہول نہیں ہے، اب ہبل کی مشہور رصدگاہ میں ایک ماہر فلکیات نے اپنے مشاہدہ کی بنیاد پر بتایا کہ یہ بلیک ہول ہر بڑی کہکشاں کے مرکز میں واقع ہیں اور یہ گیس اور کوئی مادہ فضلہ کو اپنے اندر بڑی تیزی سے جذب کررہے ہیں۔ ہبل کے دوربین سے تین بلیک ہولوں کا مشاہدہ کیا گیا، ان میں ایک سورج سے نصف بلین گنازیادہ وسیع وعریض ہے، پندرہ کہکشاؤں میں چودہ کال کوٹھریوں کا پتہ لگ چکا ہے۔ آئن سٹائن کے نظریہ اضافیت کے سلسلہ کی اب تک یہ سب سے وقیع مشاہداتی تحقیق قرار دی گئی ہے۔

حیرت کدہ افلاک میں دم دار ستاروں کا ظہور، انسان کی چشم بصیرت کے لیے خاص تجسس کا باعث بنتا رہا ہے۔ عوام خواہ ان ستارون سے خائف ہوں لیکن ماہرین فلکیات ان کے ظہور ودید کے مشتاق ہی رہتے ہیں۔ گذشتہ سال ایک روشن ترین دم دار ستارہ برف کے گولے کے مانند سورج کے مدار میں اس انداز سے طواف ورقص میں مصروف تھا کہ لگتا تھا وہ فنافی الشمس ہوجائے گا، لیکن ایسا ہوا نہیں وہ تقریباً ۴۴ ملین کلومیٹر کے فاصلے پر رہا۔ البتہ اس کی تابانی سورج

کے حدت سے بڑھتی رہی ۔ زمین پر اس کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کیا گیا ۔ جب یہ زمین سے پندرہ ملین کلومیٹر کے فاصلے پر ـــــ ۳۴۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گزرا تو ریکارڈ کے مطابق یہ زمین سے قریب ترین گزرنے والا روشن ترین ستارہ قرار دیا گیا ۔ آسمانی دھول اور برف اور خدا جانے کن عناصر کا مرکب تارہ اب اس راہ سے دس بیس ہزار سال بعد دوبارہ گزرے گا ۔ عین اس کے ظہور کے وقت امریکہ کے دو ماہرین فلکیات ایمن ہیل اور تھومس باپ نے کہکشاں میں ایک اور دم دار ستارہ کا مشاہدہ کیا ۔ اور حساب لگا کر بتایا کہ سال ، ڈیڑھ سال بعد وہ آسمان دنیا پر اس شان سے ظاہر ہوگا کہ ہر صاحب بصارت اس کا باآسانی نظارہ کرسکے گا ۔ اس سال یہ دم دار ستارہ واقعتاً ظاہر ہوا ۔ ہندوستان ، شمال مشرق کے رخ پر اس کا مشاہدہ کیا گیا ۔ ہیل باپ کے ناموں سے موسوم یہ دم دار تارہ اب قابل دید فلکی تماشا دکھا رہا ہے ۔ جیسے جیسے یہ سورج سے دور ہوتا جاتا ہے منوں اور ٹنوں کے مقدار میں یہ نامیاتی فضلہ اگل رہا ہے ، جو سائنسدانوں کی نظر میں زندگی کے لئے بڑا کارآمد سامان ہے ۔ یخ بستہ پانی ، ہیڈروکاربن اور دوسرے نامیاتی سالماتی مادوں کی وافر ترین مقدار ہے جو زندگی کی آفرینش کے لیے ضروری ہے ۔ یہ تصور تو پہلے ہی تھا کہ ان ستاروں میں برف کو کبھی فضلہ اور کیمیائی عناصر کائنات کی بیرونی سطح پر زمہریری منطقوں میں یخ بستہ رہتے ہیں ۔ سورج کی زد میں آنے کے بعد یہی عناصر گرمی سے پگھل پگھل کر خارج ہونے لگتے ہیں ۔ اور اسی کو ستاروں کی دم سمجھا جاتا ہے ۔ لیکن دوسرے دم دار ستاروں اور ہیل باپ میں فرق کیا ہے ؟ اس کا جواب ہاپکن یونیورسٹی کیلی فورنیا کے ہیرالڈ دیور نے دیا کہ فرق حجم کا ہے ۔ ہیل باپ کا حجم ۱۹ سے ۲۵ میل ڈائی میٹر کا ہے ۔ اس سے پہلے کسی دم دار تارے کا اتنا قریب سے مشاہدہ نہیں کیا گیا ۔ جبکہ اس دم دار ستارہ کی سطح بھی صاف دیکھ لی گئی ہے ۔ اسی لئے اس کی دریافت سب سے اہم ہے ۔ ڈاکٹر دیور نے ایک سائنسی جریدہ میں یہ بھی لکھا کہ ساڑھے چار لاکھ بلین سال پہلے نظام شمسی کی تشکیل جس کو کبھی بادل کے مادہ سے ہوئی تھی اسی مادہ سے ان دمدار ستاروں کی بھی تکوین ہوئی ۔ سورج سے دوری کی وجہ سے ان کا یہ مادہ اب تک غیر متغیر اور اصل شکل میں موجود ہے اب اگر ان کی علم میں کامیابی حاصل ہوتی ہے تو یہ جواب باآسانی مل جائے گا ۔ کہ اس نظام شمسی کی تشکیل میں کن عناصر کی شمولیت تھی ۔

علم سمٰوات اور تخلیق انسانی کی ہوش ربا داستانوں سے الگ یہ خبر بھی عبرت اثر ہے ۔ کہ